بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

یوم جمعہ

جلد ۳۳ | ۲۷ ماہ شہادت ۱۳۲۴ ہش | ۱۴ جمادی الاول ۱۳۶۴ ھ | ۲۷ اپریل ۱۹۴۵ء | نمبر ۹۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالٰے بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹½ بجے شب یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کی طبیعت پہلے سے اچھی ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں ÷

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد ضعف اسہال کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت سردرد اور پاؤں میں درد نقرس کی وجہ سے ناساز ہے۔ صحت کے لئے دعا کی جائے۔ صاحبزادی آصفہ مسعودہ صاحبہ بنت حضرت نواب محمد علی خان صاحب کو آج بھی بخار ہے مگر پہلے سے کم۔ صحت کے لئے دعا کی جائے۔ آج بعد نماز مغرب مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ماہانہ جلسہ زیر صدارت حضرت مولوی شیر علی صاحب صدر انصار اللہ محلہ دار الرحمت کی مسجد میں منعقد ہوا۔ جس میں منشی چراغ الدین صاحب مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی۔ مولوی ابو العطاء صاحب۔ مولوی عبد العزیز صاحب انسپکٹر بیت المال اور جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب [illegible] صدر نے تقاریر کیں۔ ۱۰ بجے شب جلسہ عہد و دعا کے بعد برخاست ہوا۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۴ جمادی الاول ۱۳۶۴ھ

لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی

(از ایڈیٹر)

گزشتہ مضمون میں یہ بتایا جا چکا ہے کہ قرآن کریم سے یہ ثابت ہے کہ خدا تعالٰے کسی کی کسی کوشش کو ضائع نہیں کرتا۔ اور جو لوگ جس رنگ میں کوئی کوشش کرتے ہیں۔ اس کے نتائج اس کو عطا کر دیتا ہے۔ اگر کوئی دنیوی ترقی اور دنیوی آرام و آسائش کے لئے سعی کرتا ہے۔ اور صحیح طریقوں سے جتنی سعی کی ضرورت ہو۔ اتنی کر لیتا ہے تو خدا تعالٰے اسے دنیوی آرام و آسائش عطا کرنے میں بخل سے کام نہیں لیتا۔ اس پر ان لوگوں کو کڑھنے اور اعتراض کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں۔ جو خواہ بدکار نہ ہوں۔ کسی پر ظلم نہ کریں۔ کسی کا حق نہ ماریں۔ مگر دنیوی ترقی اور اسباب سے کام بھی نہ لیں۔ اور نہ اس قدر قربانیاں پیش کریں۔ جس قدر ضروری ہوں۔ مگر خواہش یہ ہو۔ کہ انہیں دولت اور آرام و آسائش حاصل ہو جائے۔ ہاں اگر وہ بھی اسی طرح کوشش اور سعی کریں۔ اور پھر ان کو اسی طرح دنیوی ترقیات نصیب نہ ہوں۔ جس طرح دوسروں کو تو پھر وہ شکوہ کر سکتے ہیں۔

خدا تعالٰے قرآن کریم میں ایک اور جگہ فرماتا ہے۔ کہ لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی۔ وَاَنَّ سَعْیَہٗ سَوْفَ یُرٰی ثُمَّ یُجْزٰہُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰی وَاَنَّ اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَہٰی

ان آیات میں خدا تعالٰے نے اپنے اس قانون کی طرف توجہ دلائی ہے۔ جس کے رُو سے ہر سعی اور کوشش کے نتائج مرتب ہوتے ہیں۔ فرماتا ہے نہیں ہے انسان کے لئے مگر جو کچھ اس نے کوشش کی۔ اور یہ کہ اس کی کوشش اور سعی دیکھی جائے گی۔ پھر اس کا اسی دنیا میں پورا پورا بدلہ دیا جائیگا۔ یعنی اس سعی کا نتیجہ مرتب ہوگا۔ اور یہ کہ تیرے رب کی طرف ہی ہر چیز کی انتہا ہے۔ یعنی اگر کسی کی سعی صرف دنیا کے لئے ہی ہوگی۔ تو اسے دُنیا میں اس کا نتیجہ مل جائیگا۔ لیکن اگلے جہان میں وُہ خالی ہاتھ ہوگا۔ اور جس کی سعی صرف آخرت کے لئے ہوگی۔ اُسے آخرت میں نتیجہ مل جائیگا۔ دنیا میں خواہ دنیوی آرام و آسائش سے حصہ نہ پا سکے۔ اور جس کی سعی دنیا اور آخرت دونوں کے لئے ہوگی اسے دونوں جگہ نتائج حاصل ہونگے۔

اسلام کی یہ تعلیم اس قدر واضح ہے۔ اور دنیا میں اس کی صداقت کے اس قدر ثبوت موجود ہیں۔ کہ کسی کے لئے انکار کی گنجائش نہیں۔ اور نہ اس قسم کے سوال کی ضرورت ہے کہ فلاں قوم کیوں عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتی ہے۔ اور فلاں کیوں مشکلات اور تکالیف میں پڑی ہے۔ عام اور انفرادی حالات کو جانے دیجئے۔ موجودہ جنگ جس کے موٹے موٹے واقعات ہر ایک کو معلوم ہیں۔ اسلام کی اس تعلیم کی صداقت کا بہت بڑا ثبوت پیش کر رہی ہے۔ اس جنگ میں شریک اقوام محض دنیوی جاہ و جلال کے لئے اور دنیوی آرام و آسائش کے لئے جس قدر جانی و مالی قربانیاں پیش کر رہی ہیں۔ ان کا اس وقت اندازہ کرنا بھی مشکل ہے۔ ملکوں کے ملک تباہ و برباد ہو گئے ہیں۔ کروڑوں انسان موت کے گھاٹ اتر چکے ہیں۔ آبادیاں ویرانے اور وادیاں ریگستان بن چکی ہیں۔ کوئی گھر اور کوئی کنبہ ایسا نہیں رہ گیا۔ جس کے افراد نے اس موقعہ پر جانی اور مالی قربانی پیش نہ کی ہو۔ اور جانی و مالی نقصانات اور صدمات نہ اٹھائے ہوں۔ اس قدر قربانیاں اور ایثار کے بعد جو قومیں فتح اور کامرانی کا جھنڈا لہرائیں گی۔ انہیں تو حکمرانی اور جاہ و جلال حاصل ہوگا ہی۔ جو شکست کھائینگی وہ بھی دنیا سے مٹ نہ جائینگی۔ بلکہ ان کی موجودہ قربانیاں کچھ عرصہ کے بعد انہیں پھر طاقت اور عروج تک پہنچا دینگی۔ ان کے مقابلہ میں وہ قومیں جو قربانی اور ایثار کے نام تک سے ناواقف ہیں۔ جو ہر قسم کی کوشش اور سعی میں پسماندہ ہیں۔ جو جنگ و جدال کا نام سنکر تھرا اٹھتی ہیں۔ وہ اگر یہ شکوہ کریں کہ انہیں دنیا کی شان و شوکت کیوں حاصل نہیں ہوتی۔ دنیا کی حکمرانی ان کے سپرد کیوں نہیں کی جاتی۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ اس میں معقولیت کا کوئی شائبہ نہیں پایا جائے گا۔ خاصکر اس وقت جبکہ دنیا جہان کی برائیوں اور بدکاریوں میں بھی ایسی قومیں ملوث ہوں اس وسیع اور عظیم الشان مثال کو انفرادی حالات پر بھی چسپاں کیا جا سکتا ہے۔ اور ایسی حالت پر بھی چسپاں کیا جا سکتا ہے، جبکہ دنیوی مشکلات میں مبتلا ایسا شخص ہو جو دیندار نیک اعمال اور دوسروں کے لئے فیض رساں ہو

لیکن دنیوی ترقی کے لئے جد و جہد نہ کرتا ہو۔ یا اس حد تک نہ کرتا ہو۔ جس حد تک ضروری ہو۔ اس کے مقابلہ میں ایک بدکار اور بد عمل جو دنیوی معاملات میں سعی اور کوشش کرنے کا ڈھنگ جانتا ہو۔ اور جو اس ڈھنگ سے کام لیتا ہو۔ وہ دنیا میں ظاہری آرام و آسائش حاصل کر سکتا ہے۔ کیونکہ وُہ اس کے لئے ضروری کوشش اور قربانی پیش کرتا ہے۔

غرض اسلام نے نہایت وضاحت کے ساتھ اس سوال کو حل کر دیا ہے۔ کہ جس کام کے لئے بھی کوئی شخص کوشش کرے۔ اس کی کوشش کا اسے ضرور بدلہ ملتا ہے۔ اور کسی کے لئے اس بارہ میں قطعاً شکائت کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ عموماً اس قسم کا شکوہ وہی لوگ کرتے ہیں۔ جو محنت اور کوشش کرنے سے جی چراتے ہیں۔ اور ایثار و قربانی کے نام تک سے کانپتے ہیں لیکن چاہتے یہ ہیں۔ کہ دنیا کا تمام آرام و آسائش انہیں حاصل ہو جائے۔ اسلام نے اسے خدا تعالٰے کے قانون کے خلاف قرار دیا ہے۔ اور نتائج سے صاف ظاہر ہے کہ سوائے قربانی کے کوئی اعلےٰ نتیجہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ خواہ وہ دنیا سے تعلق رکھتا ہو یا دین سے۔ اس موقعہ پر ایک لطیفہ بھی سن لیجئے۔ عیسائی اخبار "اخوت" لاہور بابت ۱۰ اپریل ۱۹۴۵ء جو کل ہی موصول ہوا ہے، اس میں بھی اسی قسم کا ایک سوال درج کر کے اسکا جواب دیا گیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ "اگر خدا رحیم اور مہربان ہے۔ تو دنیا میں ایسا کیوں ہوتا ہے کہ بدکار موج اڑائے اور نیکو کار دکھ اٹھائے"۔ اور اسکا جواب یہ دیا گیا ہے کہ "ہم اس عالم میں الٰہی اسرار کو بخوبی نہیں سمجھ سکتے۔ لہٰذا مناسب نہیں ہے کہ اپنی کم فہمی کے باعث سے ہم حقائق مذہبی

ایڈیٹر:- غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

الموعظة الحسنہ ——— فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا ہی خدا ہے اور سب ہیچ ہے

"غیر قوموں کی تقلید نہ کرو کہ جو بکلی اسباب پر گر گئی ہیں - اور جیسے سانپ مٹی کھاتا ہے - انہوں نے سفلی اسباب کی مٹی کھائی - اور جیسے گِدھ اور کُتے مردار کھاتے ہیں - انہوں نے مردار پر دانت مارے - وہ خدا سے بہت دُور جا پڑے - انسانوں کی پرستش کی اور خنزیر کھایا - اور شراب کو پانی کی طرح استعمال کیا - اور حد سے زیادہ اسباب پر گرنے سے اور خدا سے قوت نہ مانگنے سے وہ مر گئے - اور آسمانی روح ان میں سے ایسی نکل گئی - جیسا کہ ایک گھونسلے سے کبوتر پرواز کر جاتا ہے - ان کے اندر دنیا پرستی کا جذام ہے - جس نے ان کے تمام اندرونی اعضاء کاٹ دیئے ہیں - پس تم اس جذام سے ڈرو - میں تمہیں حد اعتدال تک رعایت اسباب سے منع نہیں کرتا بلکہ اس سے منع کرتا ہوں کہ تم غیر قوموں کی طرح نرے اسباب کے بندے ہو جاؤ اور اس خدا کو فراموش کر دو - جو اسباب کو بھی وہی مہیا کرتا ہے - اگر تمہیں آنکھ ہو تو تمہیں نظر آ جائے کہ خدا ہی خدا ہے اور سب ہیچ ہے - تم نہ ہاتھ لمبا کر سکتے ہو - اور نہ اکٹھا کر سکتے ہو - مگر اس کے اذن سے - ایک مردہ اس پر ہنسی کرے گا - مگر کاش اگر وہ مر جاتا تو اس ہنسی سے اس کے لئے بہتر تھا - خبردار !!! تم غیر قوموں کو دیکھ کر ان کی ریس مت کرو - کہ انہوں نے دنیا کے منصوبوں میں بہت ترقی کر لی ہے - آؤ ہم بھی انہیں کے قدم پر چلیں - سنو اور سمجھو کہ وہ اس خدا سے سخت بیگانہ اور غافل ہیں - جو تمہیں اپنی طرف بلاتا ہے - ان کا خدا کیا چیز ہے - صرف ایک عاجز انسان اس لئے وہ غفلت میں چھوڑے گئے - میں تمہیں دنیا کے کسب اور حرفت سے نہیں روکتا - مگر تم ان لوگوں کے پیرو مت بنو - جنہوں نے سب کچھ دنیا کو ہی سمجھ رکھا ہے - چاہئے کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ دنیا کا ہو - خواہ دین کا - خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے - لیکن نہ صرف خشک ہونٹوں سے بلکہ چاہئے کہ تمہارا سچ مچ یہ عقیدہ ہو کہ ہر ایک برکت آسمان سے ہی اترتی ہے - تم راستباز اس وقت بنو گے - جب کہ تم ایسے ہو جاؤ - کہ ہر ایک کام کے وقت ہر ایک مشکل کے وقت قبل اس کے جو تم کوئی تدبیر کرو - اپنا دروازہ بند کرو اور خدا کے آستانہ پر گرو - کہ ہمیں یہ مشکل پیش ہے - اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما - تب روح القدس تمہاری مدد کرے گی - اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لئے کھولی جائے گی - اپنی جانوں پر رحم کرو - اور جو لوگ خدا سے بکلی علاقہ توڑ چکے ہیں - اور ہمہ تن اسباب پر گر گئے ہیں - یہاں تک کہ طاقت مانگنے کے لئے وہ منہ سے انشاء اللہ بھی نہیں نکالتے - اُن کے پیرو مت بن جاؤ"

(کشتی نوح صفحہ ۴۶)

وقف فنڈ پانچ کروڑ ہونا چاہیئے

۹ مارچ ۱۹۴۵ء کو حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ نے جمعہ کے خطبہ میں فرمایا - کہ وقف جائداد کا فنڈ ابھی صرف ڈیڑھ کروڑ ہی ہے - یہ بہت تھوڑا ہے - یہ فنڈ پانچ کروڑ ہونا چاہیئے - وہ وقت آ رہا ہے یا آ ہی گیا ہے کہ ہر احمدی سے بیعت کے اقرار کے مطابق اس کے مال اور اس کی جان کا مطالبہ کر لیا جائے - اس لئے وقف کر دو جائدادیں دوستو!

دیں کی خاطر مومنو آگے بڑھو

جو وفا کا عہد تھا تم نے کیا

آ گیا ہے وقت وہ پورا کرو

(انچارج تحریک جدید)

ایک کارکن کی ضرورت

ایک زمینوں کے واقف کی ضرورت ہے - جو زمینوں کی اقسام پہچانتا ہو - افسروں سے مل سکتا ہو - پنجاب یا سندھ یا دوسرے صوبوں میں کام کرنا ہوگا - ہیڈ کوارٹر قادیان ہوگا - تنخواہ ایک سو روپیہ ماہوار جنگ الاؤنس پندرہ روپیہ دورہ کی صورت میں دو روپیہ روزانہ الاؤنس اور کرایہ ڈیوڑھا انٹر ایک دن کے سفر کی صورت میں ۱۲ روپیہ الاؤنس قادیان کے ارد گرد پانچ چھ میل میں سفر نہ سمجھا جائیگا - واقف کار آدمی درخواست دے -

(انچارج تحریک جدید)

نصیحت نامہ

غلام نفس ہو کر دعویٰ میریٔ و سلطانی
جسے سمجھے ہو آزادی یہ بربادی ہی بربادی
اطاعت کیلئے جھکنا نشانِ آدمیت ہے
کچھ اپنی عاقبت کی فکر کر دنیا تو فانی ہے
بتایا عَلّمَ الاَسماء آدم میں کہ لم یعلم
فقیر بابِ احمدی سے وفا کا لے سبق غافل
خدا کے پاک لوگوں سے نہیں ہی چھیڑ چھاڑ اچھی
پٹارہ مصطفےٰ میں مست ہیجو د صابر و شاکر

یہی ہے کفر شیطانی یہ نہیں ہرگز مسلمانی
ہوا و حرص کا بندہ حقیقت میں ہے زندانی
تکبّر سے اکڑنا سرکشی ہے کارِ شیطانی
تکھیڑ اعملاں سینتی ہے نہ کام آئیگی یہ خانی
علیٰ رغمِ عدو بن جاتے ہیں علامِ ربانی
کہ بن کر خاک بھی چھوٹی نہیں دامن وابستہ دامانی
کہ ان کے واسطے رکھتی ہے غیرت ذاتِ سبحانی
پلاتا ہے تجھے ساقی پئے جا جامِ عرفانی

درِ دلدار پر دھونی رمائے بیٹھا ہے اکمل
یہی ہے شانِ اسلامی یہی ہے آنِ ایمانی

ان علم الانسان مالم یعلم

(اکمل عفا اللہ عنہ)

میٹرک پاس احمدی طلباء کیلئے دینی تعلیم کے حصول کا موقعہ

حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سال جامعہ احمدیہ کے ساتھ ایک ایسی سپیشل کلاس کھولنے کی اجازت دی تھی - جس میں میٹرک پاس طلباء داخل کئے گئے - اس کلاس کا ایک سالہ نصاب حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا مقرر فرمودہ ہے - یہ تجربہ کامیاب ثابت ہوا - اور امسال اس کلاس کے سات طالب علم امتحان میں کامیاب ہو کر جامعہ احمدیہ کے درجہ اولیٰ میں داخل ہو رہے ہیں - یہ طالب علم اب چار سال میں جامعہ احمدیہ کا موجودہ کورس ختم کریں گے - انشاء اللہ - اور اس طرح میٹرک کے بعد صرف پانچ سال میں جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہو سکیں گے - اور اسی دوران میں عارضی انتظام کے ماتحت وہ پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کی سند بھی حاصل کر سکیں گے - جس کے بعد صرف انگریزی میں بی - اے اور ایم - اے کا امتحان دیا جا سکتا ہے - اب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مزید ایک سال کے لئے اس سپیشل کلاس کی منظوری عطا فرمائی ہے - اس منظوری کا اعلان کرتے ہوئے میں جماعت کے مخلصین سے درخواست کرتا ہوں کہ میٹرک پاس کرنے کے بعد اپنے بچوں کو دینی تعلیم کے لئے اور عربی زبان میں مہارت پیدا کرنے کی خاطر جامعہ احمدیہ میں داخل کرائیں -

میٹرک کا نتیجہ شائع ہونے کے بعد دس دن تک اس سپیشل کلاس کا داخلہ جاری رہیگا - یاد رہے کہ جامعہ احمدیہ میں تعلیم کی کوئی فیس چارج نہیں کی جاتی - ہوسٹل میں رہائش اور خوراک وغیرہ کے اخراجات کا اندازہ پندرہ روپیہ ماہانہ ہے - میرے نزدیک میٹرک پاس طلباء کے لئے یہ ایک نادر موقع ہے - اس ذریعہ سے وہ کم سے کم مدت میں دینی خدمت کے قابل بن سکتے ہیں - اور اگر وہ علمی ترقی ہی کرنا چاہیں - تو ان کے لئے بھی یہ ایک بہترین ذریعہ ہے - امید ہے - کہ اس سال میٹرک میں کامیاب ہونے والے طلباء خصوصیت سے اس طرف توجہ کریں گے - ایسا موقعہ شاید پھر نہ مل سکے -

(خاکسار ابوالعطاء جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

ترسیل زر کے متعلق ضروری اعلان

احباب منی آرڈر بھیجتے وقت روپیہ کی تفصیل کوپن منی آرڈر پر درج فرما دیا کریں - بعض احباب تساہل سے کام لیتے ہیں - جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے - کہ محاسب صاحب اس رقم کو بلا تفصیل کی مد میں ڈال دیتے ہیں - اور بعد ازاں خط و کتابت کر کے تفصیل منگانی پڑتی ہے - جس سے علاوہ کام میں زیادتی کے اور دیر تک رقم پڑی رہنے کے بے فائدہ خرچ ہوتا ہے - بدیں وجہ احباب کو توجہ دلائی جاتی ہے - کہ کوپن پر تفصیل ضرور درج کر دیا کریں - اگر کوپن پر تفصیل نہ آ سکتی ہو تو منی آرڈر کے ساتھ علیحدہ کارڈ پر تفصیل بھیج دیا کریں -

(ناظر بیت المال قادیان)

درخواست دعا :- جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ نے اطلاع دی ہے کہ تا حال ان کے بھائی کی اہلیہ بیمار ہے - اور حالت تشویشناک ہے - شیخ صاحب موصوف مریضہ کی صحت کیلئے احباب جماعت سے درخواست دعا کرتے ہیں -

اسلام نے آزادانہ دولت کمانا ہر ایک کا حق قرار دیا ہے!

اور

تقسیم مال کا بہترین نظام مقرر کیا ہے

معاصر "ہند" نے لکھا ہے۔

"اسلام نے دولت کو دولت مندوں کے لئے "فتنہ" قرار دیا ہے"۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید میں کہیں بھی دولت کو "دولتمندوں کے لئے" "فتنہ" قرار نہیں دیا گیا۔ البتہ مومنوں کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا ہے کہ انما اموالکم و اولادکم فتنة و الله عنده اجر عظیم۔ فاتقوا الله ما استطعتم واسمعوا واطیعوا وانفقوا خیراً لانفسکم ومن یوق شح نفسه فاولئك هم المفلحون (تغابن ع ۲) یعنی اے مومنو! تمہارے اموال اور تمہاری اولاد تمہارے لئے ایک آزمائش ہیں۔ اور اللہ کے پاس بڑا اجر ہے۔ اللہ کا تقوےٰ اختیار کرو۔ اور اس کے احکام کو سنو اور مانو اور خرچ کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ اور جو اپنے نفس کے بخل سے بچ جائے وہی کامیاب ہیں۔

فتنہ کے معنے

اس آیت میں فتنہ کا لفظ قابل غور ہے لغت میں فتن کے معنی ہیں سونے کا کھرا کھوٹ علیحدہ کرنے کے لئے آگ میں ڈالنا پس فتنہ کے معنی ہیں۔ وہ آزمائش جس کے ذریعہ کسی انسان کی حالت کا اظہار ہو۔ یا ایسی درمیانی راہ جس کے ذریعہ کسی انسان کی نیکی یا بدی کی حالت کا اظہار ہو جائے۔ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ دولت اور اولاد مومنوں کی نیکی یا بدی کے اظہار کے لئے بطور درمیانی واسطہ کے ہیں۔ اور یہ واسطہ کھرے اور کھوٹے خالص اور ناخالص مخلص اور غیر مخلص مومنوں کی تمیز کا ذریعہ ہے۔ پس دولت کے لئے فتنہ کا لفظ فساد اور خرابی کے معنوں میں استعمال نہیں ہوا۔ بلکہ دولت اور اولاد دونوں کے لئے یکساں اس لفظ کو اطلاق بمعنی ذریعہ امتحان و آزمائش ہوا ہے جیسا کہ لغت اور آیت کے سیاق و سباق اور اسلوب بیان سے ظاہر ہے۔ اللہ تعالےٰ کو اس جگہ اس حقیقت کا اظہار مقصود ہے کہ ازواج و اولاد کی ناجائز محبت انسان سے بڑے بڑے پُر فسق و عصیاں امور کا ارتکاب کرا لیتی ہے۔ اور شح نفس کا بڑا سبب بھی ازواج و اولاد کی حد اعتدال سے تجاوز کر جانے والی محبت ہی ہے۔ اموالکم و اولادکم فتنة سے یہ مراد ہے کہ دولت و اولاد کے ذریعہ سے مومنوں کا کھرا اور کھوٹا پن پرکھا جاتا ہے۔ اور معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ کون ازواج و اولاد کی محبت کے مقابلہ میں حب الٰہی کو قربان کر کے انفاق فی سبیل اللہ سے ہچکچاتا ہے۔ اور کون۔ میں دنیا پہ دین کو مقدم کرونگا۔ اسی عہد پر اپنے قائم رہونگا کا عملی نمونہ دکھاتا ہے۔ اس آیت کے آخری الفاظ و الله عنده اجر عظیم بھی اس مفہوم کے مؤید ہیں اس سے پہلی آیت میں فرمایا گیا ہے۔ یا ایها الذین امنوا ان من ازواجکم واولادکم عدوا لکم فاحذروهم کہ اے مومنو تمہاری ازواج و اولاد میں سے تمہارے دشمن ہیں۔ سو ان سے بچتے رہو۔ اب اگر معاصر ہند کا بیان کردہ مذکورہ آیت کا مفہوم درست تسلیم کر لیا جائے۔ کہ دولت فتنہ ہے۔ تو اس آیت کا یہ مفہوم ہوگا کہ تمہاری ازواج و اولاد تمہارے دشمن ہیں اس لئے نہ بیوی کرنی جائز ہے۔ اور نہ اولاد پیدا کرنا درست ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے حکم دیا ہے۔ کہ فاحذروهم ان سے بچتے رہو۔ اور مدیر ہند کے خیال کے مطابق کہا جا سکے گا۔ کہ قرآن نے سلسلہ تزوج و توالد کو اچھا نہیں قرار دیا۔ مومنوں کا دشمن بتایا ہے۔ "حالات کے تقاضے سے" "جائز رکھا ہے۔ یاد رکھئے محض جائز رکھا ہے"۔ علیٰ هذا القیاس اور بہت سے احکام کو بھی آسانی سے منسوخ قرار دیا جا سکتا ہے۔ ونعوذ بالله من ذالك۔

اسلام اور دولت مندی

معاصر "ہند" کے اس نظریہ کے متعلق (کہ اسلام نے دولت مندی کو اچھا نہیں قرار دیا۔) شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی کی تصریح قابل غور ہے۔ فرماتے ہیں۔

"قرآن مجید نے مختلف موقعوں پر دولت و مال کی بُرائی بھی بیان کی ہے۔ لیکن جب دونوں قسم کے موقعوں کا موازنہ کیا جائے۔ تو صاف نظر آئیگا۔ کہ جس دولت و مال کی برائی بیان کی ہے۔ وہ وہ ہے کہ بے موقعہ اور بے جا صرف کی جائے اور اس کی بُرائی سے کس کو انکار ہو سکتا ہے"۔ (الکلام صفحہ ۱۴۳)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلیل القدر اور عظیم الشان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نمونہ بھی ظاہر کرتا ہے۔ کہ دولت مند ہونا اسلام کی تعلیم کے خلاف نہیں۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھا ہے۔ کہ

"عرب میں کوئی ان سے بڑا دولت مند تاجر نہ تھا۔ چنانچہ اس غیر معمولی دولت و ثروت کے باعث ان کو غنی کا خطاب دیا گیا تھا"۔ (سیر الصحابہ پہلی جلد خلفائے راشدین صفحہ ۲۱۴)

حواری رسول حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کے ذکر میں مرقوم ہے۔ کہ

"حضرت زبیر کے تمول کا صرف اس سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ ان کے تمام مال کا تخمینہ پانچ کروڑ دو لاکھ (درہم یا دینار) کیا گیا تھا"۔ (سیر الصحابہ مہاجرین حصہ اول صفحہ ۹۵ بحوالہ بخاری کتاب الجہاد باب برکة الغازی فی ماله)

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے بیان میں مذکور ہے۔ "حضرت طلحہ کی روزانہ آمدنی کا اوسط ایک ہزار دینار تھا۔ . . . . . . تجارت و زراعت نے ان کو غیر معمولی دولت و ثروت کا مالک بنا دیا تھا۔ چنانچہ لاکھوں دینار و درہم راہ خدا میں لٹا دینے کے بعد بھی اہل و عیال کے لئے ایک عظیم الشان دولت چھوڑ گئے۔ ایک دفعہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے موسےٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تمہارے والد نے کس قدر دولت چھوڑی؟ تو انہوں نے کہا ۲۲ لاکھ درہم دو لاکھ دینار اس کے علاوہ نہایت کثیر مقدار میں سونا اور چاندی یہ نقدی کی تفصیل تھی جائداد غیر منقولہ اس کے علاوہ تھی۔ جس کی کل قیمت کا اندازہ تین کروڑ درہم تھا۔ (سیر الصحابہ مہاجرین جلد اول صفحہ ۱۸۱ بحوالہ طبقات ابن سعد قسم اول جزو ثالث صفحہ ۱۵۸)

اسی طرح حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے ذکر میں مذکور ہے۔ کہ

"حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے کاروبار میں خدائے پاک نے غیر معمولی برکت دی تھی۔ وہ خود فرماتے ہیں۔ کہ اگر میں پتھر بھی اٹھاتا تو اس کے نیچے سونا نکل آتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس قدر فیاضی اور انفاق فی سبیل اللہ کے باوجود وہ اپنے وارثوں کے لئے نہایت وافر دولت چھوڑ گئے۔ یہاں تک کہ چاروں بیویوں نے جائداد متروکہ کے صرف آٹھویں حصہ سے اسی ۸۰ ہزار دینار پائے۔ سونے کی اینٹیں اتنی بڑی بڑی تھیں۔ کہ کلہاڑی سے کاٹ کاٹ کر تقسیم کی گئیں۔ اور کاٹنے والوں کے ہاتھوں میں آبلے پڑ گئے۔ جائداد غیر منقولہ اور نقدی کے علاوہ ایک ہزار اونٹ سو گھوڑے اور تین ہزار بکریاں چھوڑیں"۔ (سیر الصحابہ مہاجرین جلد اول صفحہ ۱۲۷ بحوالہ اسد الغابہ جلد ۳ صفحہ ۳۱۷)

ان بزرگوں نے اسلام کی تعلیم کے مطابق محنت و کوشش سے دولت حاصل کی لیکن وہ صرف دولت مند ہی نہ تھے۔ بلکہ وہ سب کے سب اقلیم سخاوت کے بادشاہ بھی تھے۔ فقراء و مساکین کے لئے ان کے دروازے کھلے رہتے تھے۔ جو جس قدر زیادہ دولتمند تھا۔ اسی قدر اس کا دست کرم زیادہ کشادہ تھا۔ اور وہ فی اموالهم حق للسائل والمحروم ارشاد خداوندی کی عملی تفسیر تھے:

حضرت امام رازی کی مثال

یہ تو قرن اول کے اکابر کی چند مثالیں ہیں۔ ممکن ہے معاصر "ہند" کی ان مثالوں سے تسلی نہ ہو۔ اور وہ ان بزرگوں کے اسوہ کو "عرب کے مخصوص حالات" کا نتیجہ قرار دے۔ اس لئے بعد کے زمانہ کے چند بزرگوں کی مثال بھی پیش کرتے ہیں۔ تاکہ معلوم ہو کہ دولت مندی تقرب الی اللہ کے رستہ میں روک نہیں۔ اور نہ اسلام نے اسے ممنوع قرار دیا ہے۔

آئمہ سلف میں حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ (جو تفسیر۔ اصول اور فقہ کے جلیل القدر امام تھے) کی شانِ تقدس و بزرگی اور علو مرتبت کا جمہور کو اعتراف ہے۔ ان کے متعلق شمس العلماء مولٰنا شبلی نعمانی لکھتے ہیں۔ کہ حضرت امام صاحب اس قدر دولتمند تھے۔ کہ سلطان "شہاب الدین غوری فاتح ہندوستان" نے ان سے ایک رقم کثیر قرض لی۔ جب قرضہ ادا کیا۔ تو اپنی طرف سے صلہ کے طور پر بہت بڑی رقم اس پر اضافہ کی۔

مالی حالت کے ساتھ علمی جاہ و جلال اس مرتبہ پر پہنچا۔ کہ سلاطینِ عہد خود ان کی خدمت میں بغرض تبرک حاضر ہوتے تھے" (علم الکلام صـــ۶۸) مولانا شبلی لکھتے ہیں۔ کہ امام صاحب رحؒ کے دائیں بائیں مسلح ترکی غلاموں کی صفیں ہوتی تھیں۔ یہ غلام خود امام صاحب کے مملوک تھے۔ اور ہمیشہ ان کی رکاب میں رہتے تھے۔

(ملخص از علم الکلام صـــ۶۹)

یہ اس بزرگ امام کا ذکر ہے۔ جس کے متعلق لکھا ہے۔ کہ اس کے "فضل و کمال کی یہ حالت تھی کہ ممالک اسلامی کے ہر گوشہ سے لوگ سینکڑوں ہزاروں کوس کا سفر کر کے آتے۔ اور مختلف علوم و فنون کے مسائل ان سے حل کر کے چلے جاتے تھے۔ اور جب ان کی سواری نکلتی تھی۔ تو قریبًا تین سو علماء اور مستعدین رکاب کے ساتھ چلتے تھے۔ (علم الکلام صـــ۷۰)

حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ۶۰۶ھ میں ہوئی۔ گویا ان کی دولتمندی کا زمانہ ظہور اسلام سے تقریبًا ساڑھے پانچ سو سال بعد ہے۔ اس لئے ان کے تموّل کو "عرب کے مخصوص وقتی حالات" پر محمول نہیں کیا جا سکتا۔

حضرت سید عبد القادر جیلانی رحؒ کی مثال

اسی طرح "پیرانِ پیر" حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بھی بہت بڑے متمول تاجر تھے۔ ان کے اپنے ذاتی تجارتی جہاز چلتے تھے۔ اور لاکھوں روپے کا کاروبار تھا۔ ان کے تموّل اور دولتمندی کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ ان کے ذکر میں مرقوم ہے۔

"جناب غوث الاعظم نعلین (جوتیاں) قدمین شریفین اپنے کی اس قدر بیش قیمت پہنا کرتے تھے۔ کہ وہ نعلین یاقوت سرخ اور زمردِ سبز سے مرصع ہوا کرتی تھیں"۔ (گلدستہ کرامات صـــ۱۱۱) اور لکھا ہے۔ کہ ایک دفعہ عمامہ کرامت شمامہ جناب غوثیہ کا ستر ہزار دینار کو خرید اگیا (گلدستہ کرامات صـــ۱۲۰)

حضرت امام غزالی کی مثال

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق مذکور ہے۔ کہ وہ بڑی عظمت و شان اور جاہ و حشم والے تھے۔ ان کے جاہ و جلال نے امراء اور وزراء کو بھی دبا لیا۔ (ملخص از الغزالی از شبلی نعمانی صـــ۱۶)

ان مثالوں سے بوضاحت ثابت ہے۔ کہ معاصر ہند کا یہ خیال ہرگز درست اور حقیقت پر مبنی نہیں۔ کہ اسلام نے دولتمندی کو اچھا نہیں قرار دیا۔ اور یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ اسلام نے شخصی ملکیت اور فردی تونگری کو جائز رکھا ہے۔ اور ہمیشہ کے لئے جائز۔

تقسیم مال کے لئے اسلام کا نظام

اس ضمن میں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اسلام نے جہاں شخصی ملکیت کو تسلیم کیا ہے۔ وہاں یہ تصریح بھی فرما دی ہے۔ کہ بعض حقوق کمانے والے کے ہیں۔ اور بعض عام بنی نوع انسان کے۔ اور سرمایہ داروں کے سرمایہ میں غرباء کا حق تسلیم کر کے ایک معقول ٹیکس زکوٰۃ کی صورت میں غرباء کے لئے دولت کا حصہ نکالنا سرمایہ داروں پر فرض قرار دیا ہے۔ ادائیگی زکوٰۃ میں اگر سرمایہ دار سستی دکھائیں۔ تو اسلامی حکومت جبرًا بھی وصول کر سکتی ہے۔ اور یہ ٹیکس صرف آمد پر ہی نہیں۔ بلکہ سرمایہ اور نفع دونوں کو ملا کر اس پر لگایا جاتا ہے۔ اور اس طرح اڑھائی فی صدی بعض دفعہ نفع کا پچاس فی صدی بن جاتا ہے۔ اس صورت میں کوئی شخص سرمایہ کو بند نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس طرح تو وہ سارا مال ہی کچھ عرصہ کے بعد ٹیکس کی ادائیگی میں ہی خرچ ہو جائیگا۔

پھر عام طور پر صدقات و خیرات کی بار بار تاکید فرمائی گئی ہے۔ اور اسکی یہاں تک تاکید ہے۔ کہ ہر شخص کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ کچھ نہ کچھ صدقہ دیا کرے۔

اس کے علاوہ مساکین کو کھانا کھلانے اور کپڑے مہیا کرنے کی بھی تاکیدی وصیت فرمائی۔ ورثہ کو تمام اقرباء میں تقسیم کر دینے کا تفصیلی قانون پیش فرمایا۔ جس کے نتیجہ میں سرمایہ داری زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتی۔ سود لینے دینے سے سختی سے روکا۔ اور قرضہ حسنہ دینے کی تاکید فرمائی۔ قرضہ حسنہ کے متعلق یہاں تک فرمایا گیا۔ کہ قرضہ دینے والے کو اتنی رقم خیرات کرنے کا ثواب ملے گا۔ رقم کی واپسی کے باوجود صدقہ و خیرات کے ثواب ملنے کی امید مومنوں کے نزدیک بہت بڑے فائدہ کی چیز ہے۔ ان قیود اور پابندیوں کے ساتھ اسلام نے شخصی ملکیت کو تسلیم کیا ہے۔ شخصی ملکیت تسلیم کرتے ہوئے اس امر کو خاص طور سے ملحوظ رکھا گیا ہے۔ کہ ملکیت اور قبضہ ایسا نہ ہو۔ کہ جو دوسرے انسانوں کی ترقی میں روک کا موجب بن جائے۔ اور ترقی کے وہ دروازے کھلے رکھے ہیں۔ جن سے ہو کر پیچھے رہ جانے والے بھی آگے آ سکتے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ اسلام بے ضابطہ اور بے قید شخصی ملکیت کی اجازت نہیں دیتا۔ اور نہ ہی غیر محدود جماعتی تصرف کو جائز قرار دیتا ہے۔ وہ دونوں کو خاص قیود اور ضابطوں میں پابند کر کے شخصی اور جماعتی کشمکشوں کو اپنے اپنے دائرہ میں اپنی قابلیتوں کے اظہار کا موقع دیتا ہے۔ اور افراط و تفریط سے بچا کر وسطی راہ پر گامزن کرتا ہے۔ وخیر الامور اوسطھا۔

(خاکسار مبارک احمد خان امین آبادی)

مسئلہ جہاد

آج سے قریبًا چودہ سو سال قبل جبکہ دنیا ظلمتوں اور بدعتوں کا گہوارہ بن چکی تھی۔ اس زمانہ کی بری حالت کو دیکھتے ہوئے خدا تعالےٰ نے اپنی سنت قدیمہ کے ماتحت ہمارے پیارے آقا محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حضرت موسےٰ علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق جو کہ استثنا $\frac{18}{15}$ میں مذکور ہے۔ "خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔ تم اس کی طرف کان دھریو" مبعوث فرمایا۔ تاکہ آپ دنیا کو امن اور صلح کی تعلیم دیں۔ اور اسلام کی عالمگیر تعلیم پر کاربند کریں۔ مگر یاحسرۃً علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءُون۔ (یٰسٓ) کہ کوئی خدا کا پیغمبر دنیا میں نہیں آیا۔ جسے نافہم لوگوں نے نہیں جھٹلایا ہے۔ ہمارے آقا حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کفار مکہ نے بھی وہی سلوک کیا جو پہلے انبیاء سے ہوتا چلا آیا تھا۔ آپ کو اور آپ کے متبعین کو کفار مکہ نے بنظالم کا تختۂ مشق بنایا۔ حتٰی کہ ۱۳ برس لگاتار آپ اور آپ کے صحابہ نے ان ظلموں کو خدائی امتحان سمجھتے ہوئے برداشت کیا۔ آخر خدا کی غیرت نے جوش مارا اور صحابہ کے لئے جو کہ ۱۳ سال لگاتار ظلموں کا نشانہ بنے رہے تھے۔ حکم نازل ہوا۔ اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علٰی نصرھم لقدیر۔ الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق۔ یعنی خدا تعالےٰ نے ان مظلوموں کی جو قتل کئے جاتے تھے۔ اور ناحق اپنے وطنوں سے نکالے جاتے تھے۔ ان کی فریاد سن لی۔ اور ان کو مقابلہ کی اجازت دے دی، اور خدا قادر ہے کہ ان مظلوموں کی مدد کرے۔

یہ حکم ان لوگوں کے لئے تھا۔ جو بے قصور اور بے گناہ ہوتے ہوئے بھیڑوں بکریوں کی طرح بے دریغ قتل کئے جاتے تھے۔ اگر کوئی کہے کہ یہ حکم تیرہ سال کے بعد کیوں ملا۔ حالانکہ کچھ عرصہ کے بعد مسلمانوں کی ایسی حالت ہو گئی تھی۔ کہ وہ مخالفین اور ظالموں کا مقابلہ کر سکتے تھے۔ ان کو پہلے حکم کیوں نہ ملا۔

اس میں یہ حکمت تھی کہ خدا تعالےٰ نے مومنوں کو صبر کا حکم دیا تھا۔ جیسا کہ بار بار صحابہ حضور سے درخواست کرتے تھے کہ ہمیں جنگ کا حکم دیا جائے۔ تا ہم ان ظلموں کا بدلہ لے سکیں۔ آپ ہمیشہ ان کو صبر کی تلقین فرماتے۔ اور جب خدا تعالےٰ نے جنگ کی اجازت دی۔ تو پھر مسلمانوں نے جو کہ کفار مکہ کے ہاتھوں ظلم و ستم کا تختۂ مشق بنے ہوئے تھے۔ قلیل التعداد ہوتے ہوئے کفار کو شکست پر شکست دی۔

آڈیٹر صاحبان کا تقرر

متعدد بار اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ تمام جماعتیں آڈیٹر منتخب کر کے نظارت ہذا سے اسکی منظوری حاصل کر لیں۔ اور ہر مہینے اس سے حسابات کی پڑتال کرا کے نظارت ہذا میں رپورٹ کیا کریں۔ لیکن افسوس کہ اس طرف ابھی تک بہت تھوڑی جماعتوں نے توجہ کی ہے۔ اس لئے پھر یاد دہانی کی جاتی ہے۔ کہ جلد از جلد آڈیٹر کے انتخاب کی کارروائی عمل میں لائی جائے۔ (ناظر بیت المال)

ہندو بھائیوں کو دعوت حق

یوگیراج کرشن علیہ السلام فرماتے ہیں:۔
"ہے بھارت جب جب دہرم کی ہانی اور ادہرم کی زیادتی ہوتی ہے۔ تب تب ہی میں اپنے روپ کو رچتا ہوں۔ یعنی پرگٹ کرتا ہوں۔
(گیتا ادھیائے ۴ شلوک ۷)
نیک لوگوں کی ترقی کے لئے اور بدوں کی تباہی کے لئے اور دہرم استھاپن کرنے کے لئے یگ یگ میں پرگٹ ہوتا ہوں (گیتا ادھیائے ۴ شلوک ۸)

حضرت کرشن علیہ السلام کے مذکورہ بالا شلوکوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہندوؤں کی روح پکار پکار کر کہہ رہی تھی کہ

اب وقت مسیحائی ہے گوکل کے گوالے
بیمار ترے نزع میں بیٹھے ہیں سنبھالے
مولا تیرے بھارت میں گرے غیر کے جھنڈے
آ آ ترے بندوں کو پڑے جان کے لالے
بے یار و مددگار رہوں آغوش جفا میں
بھیج اپنے کرم کو کہ مجھے آ کے سنبھالے
کہنا یہ پھر اس بندہ نواز دوجہاں سے
اے نند کے لخت جگر اے بانسری والے
وعدہ پہ تیرے زندہ ہیں اب تک ترے شیدا
کیا دیر ہے آغوش محبت میں بٹھا لے
ورنہ تیری امت کا ٹھکانا نہ ملیگا
آنے کا تجھے کوئی بہانہ نہ ملیگا

(اخبار ہندو لاہور ۷ اپریل ۱۹۳۰ء)

اللہ تعالیٰ نے جو دیا کا بھنڈار اور پرم پتا پرماتما ہے۔ ہندوؤں کی پکار کو سن کر اپنے پیارے بھگت حضرت میرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کرشن ثانی بنا کر نازل فرمایا اور حضور پُر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خداوند تعالیٰ سے خبر پا کر اعلان فرمایا۔
"ہندوؤں کی کتابوں میں ایک پیشگوئی ہے اور وُہ یہ کہ آخری زمانہ میں ایک اوتار آئیگا۔ جو کرشن کے صفات پر ہوگا۔ اور اس کا بروز ہوگا۔ اور میرے پر ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ وُہ میں ہوں۔ کرشن کی دو صفت میں ایک رودر یعنی درندوں اور سوروں کو قتل کرنے والا یعنی دلائل اور نشانوں سے دوسرے گوپال یعنی گائیوں کو پالنے والا یعنی اپنے انفاس سے نیکوں کا مددگار اور یہ دونوں صفتیں مسیح موعود کی صفتیں ہیں۔ اور یہی دونوں صفتیں خدا تعالےٰ نے مجھے عطا فرمائی ہیں"۔ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۱۶)

نیز فرماتے ہیں:۔ "جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں۔ وہ کرشن میں ہی ہوں۔ اور یہ دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے۔ کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وُہ تو ہی ہے۔ آریوں کا بادشاہ اور بادشاہت سے مراد آسمانی بادشاہت ہے۔ (تتمہ حقیقت الوحی صفحہ ۸۵)

یوگیراج حضرت کرشن علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ میں پھر بوقت ضرورت سچے مذہب کو استھاپن کرونگا۔ اس بات کو پورا کرنے کے لئے یوگیراج کرشن ثانی علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ "اے تمام وہ لوگو! جو زمین پر رہتے ہو۔ اور اے تمام وہ انسانی روحو! جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو۔ میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں۔ کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا وہی ہے۔ جو قرآن نے بیان کیا ہے۔ اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے۔ کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم روح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں"۔
(تریاق القلوب صفحہ ۳)

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔ "ایک عظیم الشان معجزہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ہے کہ تمام نبیوں کی وحی منقطع ہو گئی۔ اور معجزات نابود ہو گئے اور ان کی امت خالی اور تہی دست ہے۔ صرف قصے ان لوگوں کے ہاتھ میں رہ گئے ہیں۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وحی منقطع نہیں ہوئی اور نہ معجزات منقطع ہوئے بلکہ ہمیشہ بذریعہ کاملین امت جو شرف اتباع سے مشرف ہیں ظہور میں آتے ہیں۔ اسی وجہ سے مذہب اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ (چشمہ مسیحی صفحہ ۱۸)

عام ہندوؤں نے عموماً اور آریہ سماج نے خصوصاً اس حقیقت کے انکشاف کے بعد صداقت قبول کرنے کی بجائے مخالفت شروع کر دی۔ اور نہ صرف خود گمراہ ہوئے بلکہ دوسروں کو بھی گمراہ کر کے خدا سے دُور جا پڑے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ میرے پاس کیا ثبوت ہے۔ کہ آریہ سماج خدا سے دُور اور ناکام ہے۔ تو عرض ہے۔ کہ لکھا ہے۔ "آریہ سماج کا مشن کیا ہے۔ یہ کس لئے قائم کیا گیا؟ ایک فقرہ میں کہا جا سکتا ہے۔ منشوں کو سچے شو۔ سچے مہادیو اور پربھو کے درشن کرانا۔ آریہ سماج بیس کام اور کرے اگر وہ یہ کام نہیں کر دکھاتا تو سمجھو کہ اس نے اپنے پرورتک کے مشن کو پورا نہیں کیا۔ (مہاشہ کرشن بی۔ اے۔ اخبار پرکاش لاہور ۲۳ فروری ۱۹۳۰ء)

آریہ سماج نے خداوند تعالیٰ کا درشن کرنا یا کرانا تو کیا تھا۔ خداوند تعالیٰ کی ہستی کا انکار اور دہریہ بن کر حضرت یوگیراج کرشن قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر گواہی ثبت کر دی۔ کیونکہ مسیح قادیانی کرشن ثانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعلان فرما دیا تھا۔ کہ "یاد رکھنا چاہئے کہ اب وید پر چلنے کا زمانہ نہیں ہے۔ جلد تر وید پر وبال آئیگا۔ حال کی ذریت ایسی موٹی عقل کی نہیں۔ کہ ان کو ان تعلیموں پر طفل تسلی دے سکیں۔ وُہ تو پورا پورا فیصلہ کر لینگے۔ یا تو اپنے باپ دادوں کے خیالات کو کسی ٹھکانہ لگا کر ٹھیک ٹھیک دہریہ بن جائینگے۔ اور یا اگر سعادتمند ہوئے تو رب العالمین پر ایمان لائینگے اور اپنی مخلوقیت کا اقرار کر لینگے۔ مگر دونوں صورتوں میں وید کے پنجہ سے نکل جائینگے۔ وہ وقت گزر گئے جب لوگ وید کے کہنے کہانے چاند سورج کی پوجا کرتے تھے۔ اور اگنی کے آگے ہاتھ جوڑتے تھے۔ اور ہندوستان کے تمام عجائبات کو معبود بنا رکھا تھا"۔
(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۱۴۶ و ۱۴۷)

آریہ سماج نے تحریراً اور تقریراً یہ ثابت کر دکھایا کہ فی الحقیقت اب ویدوں پر چلنے کا زمانہ نہیں ہے۔ اور آریہ دہریہ بن رہے ہیں۔ لکھا ہے۔ "آریہ سنتان ویدوں پر۔ ویدوں کے معتقدوں پر اور مداحوں پر تمسخر کرتی ہے۔ اور ان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ وید کا نام سُن کر ان کا سینہ پھٹ جاتا ہے چہرہ لال ہو جاتا ہے۔ آنکھیں غصہ سے بھر جاتی ہیں۔ اور دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے۔ کہ وید کے نام لینے والے کا سر کچل دیا جائے۔ (آریہ ملاپ لاہور ۱۷ نومبر ۱۹۲۹ء) آجکل کے سادھوؤں میں عجیب و غریب تبدیلی واقع ہو گئی ہے بعرصہ دراز سے کوئی ایسا سادھو نظر نہیں آتا۔ جو قدیمی سادھوؤں کی مانند اپنی کرامات یا کوئی معجزہ دکھا سکے۔ مسلمان بادشاہوں کی حکومت کی ابتدا سے ان میں روحانی طاقت کا عنصر نہیں رہا۔
(اخبار ابلا ۱۷ نومبر ۱۹۲۹ء)

آریہ سماج نے بڑی بیدردی سے ان تیاگی دہرم پرائین آتماؤں کو جھوٹے وہم و گمان میں ڈال کر سنستھاؤں کے مایا جال میں موہت ہو کر ان سنستھاؤں کی اُنتی کی چنتا روپی چتا میں ہوا نا کر دیا۔ اب انہی سنستھاؤں سے نکلے ہوئے نوجوان ناستکتا کی بھیانک لہریں بہتے ہوئے آریہ سماج اور ویدک دہرم پر مخول اڑا رہے ہیں اور آریہ سماج کے نیتا ہیں۔ مکھ مون ساد ھکر خاموش بیٹھے ہوئے تماشہ دیکھ رہے ہیں۔ یا ممکن ہے۔ یہ لہر ایسی پھیلی ہو۔ کہ ان کے کنٹرول سے ہی باہر ہو۔ مگر اس طرح دور اندیشی کو بالائے طاق رکھ کر ان نوجوانوں کو ایشور پوجا اور دہرم پریم سے نفرت کرتے ہوئے دیکھنا اور پھر تجاہل عارفانہ سے یہ کہکر چپ ہو جانا کہ ہر جگہ آریہ سماجوں میں یہی حال ہے رکا ترتا کے پاپ سے کم نہیں۔
(اخبار آریہ ویر لاہور ۲۲ فروری ۱۹۳۱ء)

جو سلسلہ خیالات نیوٹن کے دل میں اس کی چھاتی پر سیب کے گرنے سے پیدا ہوا تھا۔ وہی بھاوؤں کی شرنکھلا مول شنکر (پنڈت دیانند جی) کے دل میں اتپن ہو گئی۔ اُسے نہ ایشور کا بودھ ہوا تھا۔ نہ گیان نہ درشن (اخبار آریہ ویر لاہور ۲۸ فروری ۱۹۳۹ء)

ان چند حوالجات سے ثابت ہے۔ کہ آریہ سماج کا ایشور کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ وُہ ایشور اور ویدوں سے متنفر ہو کر ان کا مخول اڑاتے ہوئے حضرت یوگیراج کرشن قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت ظاہر کر رہے ہیں۔ پس آریوں کو چاہئے کہ ایشور کو پانے کے لئے حضرت یوگیراج کرشن قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کریں۔ اور یاد رکھیں۔ کہ خدا کو پانے کا اس کے سوا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ آریوں کا گزشتہ تجربہ بتاتا ہے۔ کہ اب ویدوں پر چلنے کا زمانہ نہیں۔ اور گزشتہ بزرگ بھی یہ کہہ گئے تھے۔ کہ کرشن علیہ السلام کا ظہور اس وقت ہوگا۔ جب ویدوں کا لوپ ہو جائیگا۔ لکھا ہے۔

متھرا میں رہنے والے باسدیو کے سندر گرہ میں برہما وغیرہ سب دیوتاؤں نے پر برہم ستن دیو کی ستتی کی۔ تب بھگوان نے پرسن ہو کر دیوؤں کو یہ سشبھ وچن کہا ہے۔ دیوو ہیں دیوؤں کے ہت کے لئے اور دیتیوں کو مارنے کے لئے کلی یگ میں بہت پرکار سے پرگٹ ہونگا۔ پرتھوی پر قائم جو دویہ سندر اور سوکھشم برنداون ہے۔ کلی یگ میں وہاں ایکانت کریٹرا کرونگا گھود کلی یگ میں سب وید بھومنڈل کا تیاگ کر کے گوپیاں بن کر چاروں طرف سے میرے ساتھ دمن کرینگے۔ جب کلی یگ کا انت ہوگا۔ تب رادھا کی پرارتھنا سے میں ایکانت کریٹرا کو سماپت کر کے کلی اوتار کو دھارن کرونگا۔ ہے دیوتا لوگوں میں یگ کے انت کی پریے کر کے پھر دو پرکار سے شریر دھارن کر کے ست یگ کے پراپت ہونے پر ستیہ دھرم کا پرکاشن کروں گا۔ (بھوشیہ پران پربت سرگ پرب کھنڈ ۴ ادھیائے ۵ شلوک ۲۴ تا ۲۹)

اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا فضل و احسان ہے۔ کہ اس نے یوگیراج کرشن علیہ السلام کے ذریعہ جو یہ فرمایا تھا کہ دیدوں کے ناش ہونے کے بعد کلی اوتار دھارن کرنے کے لئے دو پرکار سے شریر دھارن کرونگا۔ یعنی میری پیدائش توام ہوگی۔ حضرت یوگیراج کرشن قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش توام ہی تھی یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ایک لڑکی بھی پیدا ہوئی۔ اور یہ اتنا بڑا نشان ہے۔ کہ اس کو دیکھ کر ہر عقلمند اور خداترس انسان کو خداوند تعالیٰ کا شکر کرتے ہوئے صداقت کو قبول کر لینا چاہئے۔ کیا یہ کسی انسان کے لئے ممکن ہے۔ کہ وہ اپنی پیدائش سے پہلے ہی اپنی صداقت کا ثبوت بہم پہنچانے کے لئے سامان بہم پہنچا سکے۔

پس اے بھائیو خداوند تعالیٰ کی اس فعلی شہادت پر غور کرو۔ اور خدا کو پا لو۔ یہ یاد رکھو کہ اس زمانہ میں کرشن ثانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شرن میں آنے کے بغیر خدا کا پانا اور دنیا میں ترقی کرنا ناممکن ہے۔ کیونکہ سروشکتیمان پرماتما پہلے ہی کہہ چکا ہے۔ کہ "ہے ارجن اگرچہ کلی یگ۔ پاپ اور دوش کا گھر ہے پھر بھی اس میں ایک بڑا بھاری وصف ہے۔ کہ اس میں صرف بھگوان شری کرشن کے کیرتن کرنے سے ہی منش دنیاوی بندھن سے چھٹکارا پا کر بہت جلد موکھش کے درجہ کو حاصل کر لیتا ہے۔ (بھگوت ۵۱-۱۳-۱۲)

کل یگ میں منش بھگوان کی بھگتی کرینگے۔ ایسا معلوم کر کے ست یگ۔ ترتیا وغیرہ یگوں کے منش بھی کلی یگ میں جنم لینے کی خواہش کرتے ہیں۔ (بھگوت ۳۷-۵-۱)

پس اے ہندو بھائیو! اس وقت کی قدر کرو۔ اور موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ ستیہ یگ اور ترتیا وغیرہ یگوں کے لوگ باوجود اس موقعہ کو پانے کی خواہش کے نہ پا سکے۔ یہ نعمت ایشور نے آپ لوگوں کے وقت پر پیش کی ہے۔ اس لئے خدا کو پانے کے لئے شری یوگیراج کرشن قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کر لو۔ اور جو وقت گنوا چکے ہو اسی کو کافی جان کر آئندہ وقت ضائع نہ کرو۔ کیونکہ لکھا ہے "اس سنسار میں تو پوروب کئے کرموں سے جو ہونا ہے۔ سو ہوگا۔ اور آگے کیلئے کرشن جی خود ہی انتظام کرینگے۔ اس لئے عقلمندوں کو کوشش کرنی چھوڑ دینی چاہیئے" (پدم پران پاتال کھنڈ ادھیائے ۸۲ شلوک ۲۶ و ۲۷)

اب یہ عقلمندی نہیں ہے۔ کہ ایشور کے بنائے ہوئے رستہ کو چھوڑ کر کسی اور رستہ سے کامیابی حاصل کرنے میں وقت ضائع کیا جائے۔ گذشتہ خدارسیدہ لوگوں کی بانیاں اور اللہ تعالیٰ کا فعل یہ ثابت کر رہا ہے۔ کہ حضرت مسیح قادیانی کرشن ثانی علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا کی طرف سے ہیں۔ اور یہ بالکل سچ لکھا ہے۔ "جو کاشی وغیرہ پوتر سپت پوری ہیں۔ ان میں ہنسا ہو رہی ہے۔ داکھشش شیر بھیل مورکھ لوگ آریہ ورت میں رہتے ہیں ملیچھوں یعنی مسلمانوں کے دیش میں اسلام کے ماننے والے لوگ عقلمند ہیں۔ سارے گن مسلمانوں میں ہیں۔ اور سارے اوگن آریہ ورت کے نواسیوں میں ہیں۔ (بھوشیہ پران پرتی سرگ پرب کھنڈ ۳۔ ادھیائے ۵ شلوک ۲۸ تا ۲۹)

حضرت یوگیراج کرشن قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ "اے عقلمندو امیر کاموں سے مجھے پہچانو اگر مجھسے وہ کام اور وہ نشان ظاہر نہیں ہوتے جو خدا کے تائید یافتہ سے ظاہر ہونے چاہئیں تو تم مجھے مت قبول کرو۔ لیکن اگر ظاہر ہوتے ہیں۔ تو اپنے تئیں دانستہ ہلاکت کے گڑھے میں مت ڈالو۔ بدظنیاں چھوڑ دو۔ بدگمانیوں سے باز آ جاؤ۔ کہ ایک پاک کی توہین کی وجہ سے آسمان سرخ ہو رہا ہے۔ اور تم نہیں دیکھتے اور فرشتوں کی آنکھوں سے خون ٹپک رہا ہے۔ اور تمہیں نظر نہیں آتا۔ خدا اپنے جلال میں ہے۔ اور در و دیوار لرزہ میں۔ کہاں ہے۔ وہ عقل جو سمجھ سکتی ہے۔ کہاں ہیں وہ آنکھیں جو وقتوں کو پہچانتی ہیں۔ آسمان پر ایک حکم لکھا گیا۔ کیا تم اس سے ناراض ہو۔ کیا تم رب العزت سے پوچھو گے کہ تو نے ایسا کیوں کیا؟ اے نادان انسان باز آ جا۔ کہ صاعقہ کے سامنے کھڑا ہونا تیرے لئے اچھا نہیں؟ (سراج منیر ص)

خاکسار طالب دعا فتح محمد شرما قادیان

تاجر صاحبان جلد توجہ کریں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس شوریٰ کے موقع پر تاجروں اور صناعوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ "تاجروں کی تنظیم کے متعلق ایک خطبہ میں تفصیلی طور پر توجہ دلائی تھی۔ مگر مجھے افسوس ہے۔ کہ تاجروں کی جماعت پر اس خطبہ کا اتنا اثر نہیں ہوا۔ جتنا اثر میرے خطبات کا عام جماعت پر ہوا کرتا ہے۔ اب تک اس تنظیم کے ماتحت صرف ڈیڑھ سو تاجروں نے اپنے نام لکھوائے ہیں۔ حالانکہ جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ ہماری جماعت میں ہزار دو ہزار سے کم تاجر نہیں ہیں۔ پس یہ تعداد بہت ہی کم ہے۔ اور جس رنگ میں انہوں نے دلچسپی لی ہے۔ وہ اور بھی کم ہے۔ اور عملی طور پر انہوں نے کوئی قدم نہیں اٹھایا۔ اس غرض کے لئے جماعت کے تاجروں میں جو چندہ کی تحریک کی گئی تھی۔ اس میں بھی صرف ایک دوست چودھری شاہ نواز صاحب آگرہ نے ایک ہزار روپیہ دیا ہے۔ اور کسی نے جہانتک مجھے علم ہے ایک پیسہ بھی نہیں دیا۔ حالانکہ میں نے بتایا تھا۔ کہ تنظیم کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ ہمارے آدمی باہر پھریں۔ تاجروں سے خط و کتابت کریں۔ انہیں ایک مرکز پر لانے کی کوشش کریں۔ ابھی تک پانچ چھ سو روپیہ ہمارا خرچ ہو چکا ہے۔ اور بھی بہت کچھ خرچ ہوگا۔ کیونکہ اس محکمہ کے قائم ہوئے ابھی صرف تین چار ماہ ہوئے ہیں۔ اور جبکہ یہ محکمہ صرف تاجروں کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ جن کے لئے یہ محکمہ قائم ہوا ہے۔ اور قومی طور پر فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ وہ اس طرف توجہ نہ کریں۔ خصوصاً ایسی جماعت جو مالی لحاظ سے بھی دوسروں سے خصوصیت رکھتی ہے۔ اب میں پھر ان کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنی سستی کو دور کر کے اپنے آپ کو جلد سے جلد منظم کرنے کی کوشش کرینگے۔ تاکہ جماعت کا مالی پہلو مضبوط ہو۔ اور تبلیغی لحاظ سے بھی ہمیں آسانیاں حاصل ہوں۔

حضور کی اس تحریک کے بعد گو تعداد ڈیڑھ سو سے تین سو تک اور چندہ میں ہزار سے ڈھائی ہزار تک اضافہ ہوا ہے۔ مگر یہ خوشکن نہیں۔ حضور کے الفاظ کے مطابق تعداد بہت زیادہ ہونی چاہیئے۔ اور ۵۰۰۰/- کی قلیل رقم جو تاجروں کے ذمہ لگائی گئی ہے۔ جلد پوری ہو جانی چاہیئے۔ تاجر اپنے چندے کی رقم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کو بھجوا دیں۔ (سیکرٹری تجارت)

تقرر عہدیداران مجالس انصار اللہ

ذیل کی مجالس انصار اللہ کیلئے عہدہ داران مفصلہ ذیل کا تقرر عمل میں لایا گیا ہے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کے فرائض منصبی کی سرانجام دہی میں ان کے ساتھ تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(۱) مجلس انصار اللہ حلقہ مسجد اقصےٰ { زعیم حکیم عبدالرحمٰن صاحب۔ مہتمم تبلیغ و تعلیم و تربیت:۔ منشی محمد ابراہیم صاحب۔ مہتمم مال و عمومی:۔ مرزا نذیر علی صاحب۔ }

(۲) ؍؍ جماعت احمدیہ انصار آباد { زعیم:۔ ڈاکٹر محمد نسیم صاحب ایم۔ اے بیرسٹرایٹ لاء۔ سیکرٹری:۔ ڈپٹی محمد حسین صاحب دیناج پور۔ }

(۳) ؍؍ محمود پور ضلع کرنال:۔ زعیم۔ میاں جی نور محمد صاحب

(۴) ؍؍ موڑی۔ ریاست سنگرور:۔ ؍؍ چوہدری محبوب احمد صاحب

(۵) ؍؍ صالح نگر ضلع آگرہ ؍؍ چوہدری سردار خان صاحب

(۶) ؍؍ چھاؤنی نوشہرہ صوبہ سرحد ؍؍ مرزا غلام حیدر صاحب بی۔ اے ایڈووکیٹ

(۷) مجلس انصار اللہ دیوا سنگھ والا ضلع ملتان :- زعیم - میاں غلام محمد صاحب سیکرٹری میاں اللہ رکھا صاحب
(۸) " قاسمپور ضلع ملتان :- زعیم - میاں خان محمد صاحب " میاں غلام نبی صاحب
(۹) " سامانہ ریاست پٹیالہ :- زعیم - میاں عبد الوحید خان صاحب " منشی حبیب اللہ صاحب
(۱۰) " حسن پور ضلع ملتان :- زعیم - چوہدری اللہ دتہ صاحب " چوہدری سردار علی صاحب
(۱۱) " چک ۱۲۵/10-R ضلع ملتان :- زعیم چوہدری غلام مرتضے صاحب " چوہدری محمد سلطان صاحب نمبردار

(قائد عمومی مرکزیہ مجلس انصار اللہ قادیان)

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

ع ۸۲۸۷ :- منکہ حسین بی بی زوجہ غلام حیدر صاحب قوم شیخ قانونگو عمر ۵۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء ساکن نئی آبادی شاہو کی گڑھی محلہ فیروز الدین لاہور بقائمی ہوش بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۳/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر -/۲۵۰ روپے ایک کنٹھہ بمعہ انام کل ۵ تولہ جوڑی ڈنڈیاں ۲ تولے ۶ ماشہ کی انگوٹھی لاکٹ ۱۴ ماشے ہیں اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ حسین بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد مہر بی بی ہمشیرہ موصیہ۔ گواہ شد علی محمد موصی اصحابی انسپکٹر وصایا۔ بقلم رشیدہ ناصرہ بیگم۔

ع ۸۳۲۸ :- منکہ غلام محمد ولد چوہدری کرم الٰہی صاحب قوم ملاح پیشہ زمینداری عمر ۷۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن چک ۵۶۵ ڈاکخانہ گنگاپور ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۳/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اراضی ایک مربعہ اور اراضی سات کنال واقعہ میادی نانوں تحصیل نارووال مویشی وغیرہ ایک ہزار روپے کے۔ اس کے علاوہ جس قدر جائیداد پیدا کرونگا۔ اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد غلام محمد موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد چودھری برکت علی چک ۵۶۵ گواہ شد چودھری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

ع ۸۳۲۹ :- منکہ چودھری غلام ربانی ولد چودھری غلام محمد صاحب مہاجر کرمپوری قوم جٹ رانجھا پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن محلہ دار الفضل قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار تنخواہ -/۵۸ روپے ہے۔ تا زیست اپنی آمد ماہوار کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

نیز میرے مرنے پر جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد چودھری غلام ربانی محلہ دار الفضل ... گواہ شد چودھری غلام محمد موصی دار الفضل۔ گواہ شد علی محمد صحابی و موصی انسپکٹر وصایا۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۲۶ اپریل۔ مارشل سٹالین کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ روسی فوجیں برلین کو پوری طرح گھیرنے کے بعد مغرب کیطرف ۲۵ میل آگے بھی نکل گئی ہیں۔ کچھ اور فوجوں نے ڈرسڈن سے ۲۵ میل دور دریائے ایلب کو پار کر لیا ہے۔ برلین میں لڑائی اس وقت پورے زوروں پر ہے۔ روسیوں نے بہت سی مزید بستیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ مغرب کیطرف جانے والی سب سڑکیں اور ریلیں کاٹ دی ہیں۔ جس جگہ مارشل زوکاف اور مارشل کونیف کی فوجیں آپس میں ملی ہیں۔ وہاں سے مغرب کیطرف کئی جگہوں پر ان کا قبضہ ہو چکا ہے ڈرسڈن کے علاقہ میں روسی دستے دریائے ایلب کے پار جا پہونچے ہیں۔ بٹزن کے شہر پر پہلی امریکن فوج نے قبضہ کر لیا ہے جنرل پٹن کے دستے بویریا میں ہٹلر کے قلعہ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اور اس وقت برچسگاڈن سے اسی میل پر ہیں۔ یہاں سے مغرب کیطرف ساتویں فوج آگسبرگ کی طرف بڑھی جا رہی ہے۔ اور میونک سے ۵۵ میل دور ہے۔ ایک نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ آگسبرگ کی بیرونی بستیوں میں لڑائی ہو رہی ہے۔ مگر اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی دوسری برطانی فوج کا اس وقت بریمن کے آدھے حصہ پر قبضہ ہو چکا ہے۔

روم ۲۶ اپریل۔ اٹلی میں پانچویں اور آٹھویں فوجیں دریائے پو کو پار کرنے کے بعد برابر آگے بڑھ رہی ہیں۔ پانچویں فوج پو سے دس میل پرے منچوا کے علاقہ میں جا پہنچی ہے۔ اور سپزیا کی سمندری چھاؤنی دشمن سے چھین لی ہے۔

واشنگٹن ۲۶ اپریل۔ بھاری امریکن بمباروں نے مریانا کے اڈوں سے اڑ کر جاپان پر کیوشو اور شکوکو کے جزائر پر حملہ کیا۔ اوکے ناوا میں امریکن دستوں نے کسکاز کا گاؤں دشمن سے چھین لیا۔ شمالی لوزان میں ایک اور ہوائی اڈہ پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔ منڈاناؤ میں ڈواؤ سے ۵۴ میل سے بھی کم ہیں۔ امریکن بمباروں نے فلپائن کے اڈوں سے اڑ کر فارموسا میں دشمن کے ٹھکانوں پر حملے کئے۔ اور چین کے کنارے کے پاس جاپانی جہازوں کو نشانہ بنایا

زیورچ ۲۶ اپریل۔ کل مارشل پیٹان جنیوا کے قریب فرانس کی سرحد میں داخل ہو گئے جرمن جنرل ہیٹز نے جرمنی اور سوئٹزرلینڈ کی سرحد پر انہیں الوداع کہی۔ مارشل موصوف پر ملک کے ساتھ غداری کرنے کے الزام میں فرانسیسی ہائیکورٹ میں مقدمہ چلایا جائیگا۔

لنڈن ۲۶ اپریل۔ جرمنی میں بریمن کی بندرگاہ پر بیک وقت چار سو توپیں گولہ باری میں مصروف ہیں۔ شہر پر سیاہ دھوئیں کے بادل چھائے ہوئے ہیں۔ جرمن کمانڈر نے ہتھیار ڈالنے سے انکار کر دیا ہے۔

میڈرڈ ۲۶ اپریل۔ سپین کی پولیس نے اپنے ملک میں اطالوی فاسسٹ گورنمنٹ کے فوجی و بحری دفاتر اور اڈوں کو بند کر کے سربمہر کر دیا ہے۔

لنڈن ۲۶ اپریل۔ روس کے ایک سرکاری اخبار نے لکھا ہے۔ کہ برلین کی زندگی کے لمحات روسی فوجوں کے سامنے یوں ختم ہوتے نظر آ رہے ہیں۔ جس طرح ایک آتشکدہ کے سامنے موم بتی ختم ہو جاتی ہے روسی فوجوں کی تعداد کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ۱۶۳ روسی جرنیل ان کو کمانڈ کر رہے ہیں۔ روسی سیلاب کی طرح بڑھتے جا رہے ہیں۔ جرمن سپاہی آخر دم تک مقابلہ کر رہے ہیں۔

لنڈن ۲۶ اپریل۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ جرمنی کے بعد نازی ناروے میں مزاحمت کریں گے۔ جو گو مختصر ہو۔ مگر بہت سخت ہوگی۔ قیاس یہ ہے۔ کہ ناروے میں جرمن قوت کو توڑنے کے بعد ہی یوم فتح منایا جائیگا۔

لنڈن ۲۶ اپریل۔ لیڈی ویول نے مسز ایمری کے ساتھ کل ان ہندوستانی جنگی قیدیوں کی ایک آرامگاہ کو دیکھا۔ جو جرمنی سے آزاد ہو کر آ گئے ہیں۔ یہ لوگ تین سال قید رہے ہیں۔

کلکتہ ۲۶ اپریل۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ بنگال کے گیارہ اضلاع میں چیچک کی وبا بہت تیزی سے پھیل رہی ہے۔

برمنگھم ۲۶ اپریل۔ برطانی پارلیمنٹ کے ایک لیبر ممبر مسٹر شنویل نے یہاں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ برطانی قدامت پسند روس کو اسی طرح نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ جس طرح جنگ سے قبل دیکھتے تھے۔ مگر قیام امن کے لئے تین بڑی طاقتوں کے مابین تعاون ضروری ہے

نیویارک ۲۶ اپریل۔ امریکہ کے ایک ماہر سیاست نے ایک مضمون میں لکھا ہے۔ کہ مشرق قریب کے تیل کے چشمے دنیا کے آئندہ امن کے لئے زبردست خطرہ ہیں۔ آئندہ ان چشموں پر تین بڑی طاقتوں کا تصادم ہوگا۔ مشرق قریب میں امریکہ نے رسل و رسائل پر اقتدار حاصل کر لیا۔ اور اس طرح اپنی حالت کو مضبوط بنا لیا ہے۔

لنڈن ۲۶ اپریل۔ برلن میں زمین دوز ریلوے سٹیشنوں کے لئے لڑائی شروع ہو چکی ہے۔ تاریکی میں خوفناک تصادم ہو رہے ہیں۔

امرتسر ۲۶ اپریل۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک پریس کانفرنس میں کہا۔ کہ لوگوں کی جائز مانگ کو پورا کرنے کے لئے مقامی کلاتھ مارکیٹ میں کافی سوتی کپڑا پہنچ گیا ہے۔ اور لوگوں کے لئے ہراساں ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ آپ نے بتایا کہ عام سوتی کپڑے کی آٹھ ہزار گانٹھیں بازار میں آ چکی ہیں۔ اور ان کی تقسیم کے لئے مناسب طریقے اختیار کرنے کے سوال پر غور کیا جا رہا ہے۔ البتہ نفیس سوتی کپڑے کی تکلیف ابھی چند ماہ اور رہے گی۔

پشاور ۲۶ اپریل۔ آل انڈیا کانگرس ورکنگ کمیٹی کے ممبر اور صدر پولیٹیکل کانفرنس صوبہ سرحد ڈاکٹر سید محمود نے صوبہ سرحد کے گورنر سے ملاقات کی۔ اور اس صوبہ کی صنعتی ترقی کے بارہ میں ان سے تبادلۂ خیالات کیا۔

لنڈن ۲۶ اپریل۔ رائٹر کے نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ پولینڈ کا قضیہ ختم نہ ہونے کی ایک بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ کریمیا کانفرنس میں پولینڈ کے بارہ میں جو فیصلے ہوئے تھے۔ روس امریکہ اور برطانیہ ان کے مختلف معنی نکال رہے ہیں

امرتسر ۲۶ اپریل۔ ٹیکسٹائیل مینوفیکچرز ایسوسی ایشن کے سیکرٹری نے ایک بیان میں کہا۔ کہ کاٹن کلاتھ کوٹا سکیم کے ماتحت پنجاب کے لئے ۱۸ گز فی کس کا کوٹا مقرر کیا گیا ہے۔ جنگ سے پہلے پنجاب کی کھپت کے لحاظ سے یہ اندازہ ۲۵ گز فی کس تھا۔ ۱۹۴۵ء میں دو کروڑ گز کپڑا برطانیہ سے درآمد کیا جا رہا ہے۔ ولایتی گرم کپڑے کی ہندوستان میں درآمد کا کوٹا گذشتہ سال کی نسبت ۲۵ فی صدی بڑھ گیا ہے۔ جنوبی امریکہ سے بھی کپڑا منگوایا جا رہا ہے۔ اور اس طرح کپڑے کی قلت دور ہوتی جائیگی۔

کانڈی ۲۶ اپریل۔ برما میں ۱۴ ویں فوج نے ٹانگو پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ جگہ رنگون اور میکٹلا کے درمیان ہے۔ اس پر قبضہ کرنے کے لئے اتحادی فوجوں نے ۳۰ دن میں ۱۶۰ میل کا فاصلہ طے کیا۔ اور چار ہزار جاپانیوں کو ہلاک کر دیا۔ اتحادی بمباروں نے رنگون کے علاقہ میں تیل کی ایک لائن پر بمباری کی۔ جس سے بڑے زور کی آگ بھڑک اٹھی۔ برما سیام ریلوے کے ایک ۲۱۰ میل لمبے ٹکڑے پر بھی بڑے زور کا حملہ کیا۔ ۷۳ پل برباد کر دیئے۔ بنکاک سے برما میں سپلائی کا یہی سب سے بڑا راستہ ہے۔ چھ اور ریلوں پر بھی نشانے لگائے گئے۔ اس سے قبل ریلوے لائنوں پر اتنا بڑا حملہ نہ ہوا تھا۔ یہ حملہ دو گھنٹے جاری رہا۔

واشنگٹن ۲۶ اپریل۔ آج صبح کیوشو اور شکوکو کے ہوائی میدانوں پر جو ہوائی حملہ ہوا۔ اس میں ۲۵۰ بھاری امریکن بمباروں نے حصہ لیا۔ انہی اڈوں سے اڑ کر جاپانی ہوائی جہاز اوکے ناوا پر حملوں کی کوشش کرتے ہیں۔ اوکے ناوا کے جنوب مشرقی کونہ میں گھری ہوئی جاپانی فوج کی طرف امریکن فوجیں بڑھ رہی ہیں۔ ایڈمیرل نمٹس کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ تین ہفتہ کی لڑائی میں اوکے ناوا میں ۲۱ ہزار جاپانی مارے گئے۔ اور چار سو پکڑے گئے۔

لنڈن ۲۶ اپریل۔ روسی فوجیں برلین کی سڑکوں پر بڑھتی ہوئی مشرق کی طرف سے شہر کے وسطی حصہ میں داخل ہو گئی ہیں۔ روسی توپیں شدید گولہ باری کر رہی ہیں۔ اور خیال ہے۔ کہ بعض گولے ہٹلر کے ہیڈ کوارٹر پر بھی لگ رہے ہیں۔ جرمنوں نے کئی عمارتوں پر سفید جھنڈے بلند کر دیئے۔ لیکن نازی سپاہی جنونیوں کی طرح لڑ رہے ہیں۔ اس وقت تک برلین کے آدھے حصہ پر روسی قبضہ ہو چکا ہے۔ تیسری امریکن فوج آسٹریا کی سرحد سے ۱۱ میل پر پہنچ گئی ہے

روم ۲۶ اپریل۔ اٹلی میں اتحادی فوجوں نے پو کے پار اپنے مورچوں کو شمال کی طرف بڑھا لیا ہے۔ اور منچوا سے کافی آگے نکل گئی ہیں۔ جو رسد اور کمک کا خاص مرکز ہے۔

بمبئی ۲۶ اپریل۔ ہندوستان کے مشہور تعلیمی ماہر ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ اردو زبان عام ہندوستانیوں کے